مولانا محمد الیاس گھمن

تحفظ ناموس رسالت ......تمام مکاتب فکر کا اتحاد

ایک بار پھر تمام دینی جماعتیں تحفظِ ناموس رسالت کے لیے متحد ہو چکی ہیں۔ناموس رسالت اس وقت اہل اسلام کے لیے سب سے اہم ایشو ہے۔قانون توہین رسالت میں ترمیم کرنے کے لیے بعض ناعاقبت اندیش حکمران چند ٹکوں کے عوض اپنے ایمان کو داؤ پر لگا رہے ہیں اور شیریں رحمٰن صاحبہ، گورنر پنجاب سلمان تاثیر اور دیگر ان کے ہم نوا یہ چاہتے ہیں کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کر لی جائے۔گورنر پنجاب نے یہاں تک اپنے خبثِ باطن کا اظہار کیا ہے کہ ''یہ کالا قانون ہے۔''العیاذ باللہ۔

کوئی روشن خیال اس جرم توہین رسالت کے مرتکب پر نافذ کردہ سزا کے بارے میں کہتا ہے کہ ''یہ ظلم ہے، اسلام محبت اور رواداری کا سبق دیتا ہے اور کوئی یوں ہذیان بکتا بکتا منہ سے جھاگ نکالتے ہوئے کہتا ہے ''یہ دقیانوسیت ہے، اسلام میں امن و آشتی اور باہمی الفت کا درس پنہاں ہے۔'' اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام رواداری اور محبت کا علمبردار ہے۔امن و آشتی اور باہمی الفت اس کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہیں۔لیکن قرآن کریم کی ترتیب کے مطابق رحماء بینھم بعد میں ہے۔اشداء علی الکفار پہلے ہے۔جب ظلم بڑھ رہا ہو، شرک و الحاد کے بھوت منہ کھولے کھڑے ہوں، جب ڈکیتی، قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ، دنگا فساد، رشوت ستانی، سود خوری، دین اسلام کا مذاق، صحابہ کرام، اہل بیت و ازواج نبی ﷺ، قرآن کریم، اسلام کی مقتدر شخصیات پر تبرا بازی اور پیغمبر خدا ﷺ کی گستاخی اور توہین اور معاشرتی و اخلاقی جرائم عام ہونا شروع ہو جائیں تو اسلام کے حدود و قصاص کے قوانین کو عمل میں لانا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔جب اعداء اسلام؛ دینِ اسلام کو مٹانے کے لیے کمربستہ ہو جائیں اور اسلام کے شعائر کا مذاق اڑانا شروع کر دیں۔تو اسی امن و آشتی کے علمبردار اسلام کا حکم ہے فاضربوا فوق الاعناق ان کی گردنوں پر مارو۔ نہیں بلکہ واضربوا منھم کل بنان ان کے جوڑ جوڑ پر مارو۔جب قتل و غارت گری شروع ہو تو ولکم فی القصاص حیوۃ کا زریں اصول بھی اسلام ہی کا ہے۔جب شراب خوری معاشرے میں جنم پانے لگے تو حد شرب خمر کا حکم بھی اسلام دیتا ہے۔جب چوری جیسی لعنت پھیلنے لگے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم بھی یہی اسلام دیتا ہے۔الغرض ہر جرم کے مطابق

سزا کا قانون خود خالق لم یزل نے مرتب کر دیا ہے۔ پوری دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جہاں جرائم کے سد باب کے لیے قوانین موجود نہ ہوں ہر قوم میں اپنے مقتدر شخصیات کی عزت وعظمت اور احترام کے قوانین موجود ہیں اور جو کوئی بھی ان قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسے سزا کا سامنا ضرور کرنا پڑتا ہے۔

اسلام بھی ایک سچا اور کھرا دین ہے احترام آدمیت کا جتنا اسلام محافظ ہے اتنا کوئی اور مذہب نہیں ہے اسلام ایک عام انسان کی بھی عزت وحرمت کا نگہبان ہے اور معاملہ جب پیغمبر خدا ﷺ کا آجائے۔ تو پھر اسلام حکم دیتا ہے کہ گستاخ اوران کے بارے میں یاوہ گوئیاں کرنے والا کعبۃ اللہ کے غلاف میں چھپا ہوا ملے تو بھی اسے قتل کر ڈالو ۔قانون توہین رسالت تمام قوانین میں سب سے زیادہ چمکتا دمکتا قانون ہے، والی دو جہاں ﷺ کی عزت اور ناموس کا مسئلہ تو تمام مسائل میں سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ ہے۔ اس پر کوئی مسلمان سمجھوتہ نہیں کر سکتا، مسلمان بے عمل ہوسکتا ہے اور بدعمل بھی ہوسکتا ہے لیکن عشق رسالت ﷺ سے خالی ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ میرا عقیدہ ہے کہ جو شخص محبت رسول ﷺ سے خالی ہے وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ قانون توہین رسالت میں ترمیم کا بل اسمبلی میں پیش ہو چکا ہے انگریز کے حاشیہ بردار حکمران تمام اہل اسلام کے جذبات ایمانی سے کھیل کر اس میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں اور میرا قلم بھی اس کیفیت کو لکھنے میں ہمت ہار جاتا ہے کہ کیسے!!! آخر کیسے!!! یہ لوگ دشمن رسول کو خوش کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کو ناراض کرنے کا یارا کر لیتے ہیں۔ کیا ضمیر مردہ ہو چکے ہیں کیا اقتدار اور دولت کا نشہ اس قدر مست کیے ہوئے ہے کہ ایمان بھی یاد نہیں۔

اللہ جزائے خیر دے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین وارکین کو جنہوں نے بروقت معاملہ کی حساسیت کو بھانپتے ہوئے آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس انعقاد عمل میں لایا کانفرنس میں راقم کو بھی مدعو کیا گیا تھا میں یہ بات کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا کہ منتظمین نے ہر حوالے سے اس کو کامیاب بنانے میں جو اپنی خدمات سرانجام دی ہیں وہ یقیناً لائق تحسین بھی ہیں اور قابل تقلید بھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا عبدالمجید دامت برکاتہم نے اپنا ترجمان مولانا فضل الرحمٰن کی منتخب فرمایا۔ مولانا کی بصیرت افروز، نپی تلی اور جامع مانع گفتگو نے کانفرنس میں پھر سے حوصلوں کو جوان کر دیا۔ محترم قاری محمد حنیف نے اپنے نقابت کے فرائض بڑے ہی متانت سے سرانجام دیے۔ کانفرنس میں شریک تمام مکتبہ فکر کے قائدین نے ناموس رسالت کے لیے اتحاد کا اعلامیہ دیا۔ دینی، مذہبی، اسلامی، مسلکی اور سیاسی جماعتوں کا یوں آپس میں کسی مسئلہ پر متحد ہونا ہی اس مسئلہ کی اہمیت جتلانے کے لیے کافی ہے۔ میں ان تمام علمائے کرام کا جنہوں نے بڑی سنجیدگی سے اس معاملہ پر پالسیاں وضع کیں اور ایک لائحہ عمل طے کیا، دل سے شکر گزار ہوں کیونکہ ہمارا ماٹو یہ ہے کہ اسلام ہر چیز پر مقدم ہے عقائد ونظریات کے سامنے سیاست کو ایک بار نہیں لاکھ

بار قربان کیا جاسکتا ہے۔ یہاں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض عیسائیت زدہ دماغ عام طور پر سوچتے ہیں کہ یہ دیوبندی ،بریلوی اور اہلحدیث ہیں۔ یہ آپس میں ہی لڑیں گے اور ہماری جان چھوٹی رہے گی۔

خبردار! اگر کسی نے یہ مفروضہ گھڑ کر اپنے ذہن پر سوار کررکھا ہے تو وہ اپنی اس غلط فہمی کو دور کرلے۔ عیسائیت کے مقابلے میں ہم ایک گھر میں بیٹھے ہوئے افراد ہیں۔ ہم تم سے لڑیں گے پھر گھر بیٹھ کر آپس میں دلائل کے ساتھ تصفیہ کرلیں گے۔ اور اللہ خیر سلا۔ ہم ناموس رسالت کے لیے ایک ہو چکے ہیں۔ ہم ختم نبوت کے لیے بھی ایک ہو چکے ہیں، بلکہ میری اس بات سے اہل انصاف اتفاق کریں گے کہ دیگر اجماعی مسائل وعقائد میں ہمیں ایک ہونا چاہیے

حالات یہ کہتے ہیں عجب وقت پڑا ہے ....ہر شخص خدا ہے
اس شہر خرابات کے احکام نئے ہیں..........پیغام نئے ہیں
صیاد پرانے مگر دام نئے ہیں..............الزام نئے ہیں
بے حال کیا معرکہ روح و بدن نے..........احوال چمن نے
چرکے بھی لگائے ہیں عزیزانِ وطن نے......یارانِ کہن نے
اے اہل قلم! میں تو قلم توڑ رہا ہوں ....سر پھوڑ رہا ہوں
رہوار خطابت کی عناں چھوڑ رہا ہوں..........رخ موڑ رہا ہوں
اے خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

حضرت مولانا عبدالحنان' فاضل دیوبند کے لئے دعائے صحت کی خصوصی اپیل

دارالعلوم دیوبند کے بقیۃ السلف اور یادگار اکابر حضرت مولانا عبدالحنان صاحب' فاضل دیوبند جہانگیرہ ان دنوں شدید علیل ہیں' نماز پڑھتے ہوئے کرسی سے پھسلنے سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی' حضرت مولانا مدظلہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ کے ہم عمر اور دیوبند میں ہم درس ہیں۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے سگے ماموں ہیں' عمر سو سال سے تجاوز ہے' تمام قارئین 'علماء اور طلباء سے مولانا کی صحت کاملہ کیلئے دعاؤں کی خصوصی اپیل کی جاتی ہے۔